Regd No L5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- روزنامہ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم جمعۃ المبارک
۱۷ ذیقعد ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۸ ظہور ۱۳۳۱ ش ۸ اگست ۱۹۵۲ء نمبر ۱۸۷

احمدیوں کیخلاف احراریوں کی موجودہ مہم قومی اتحاد کو پارہ پارہ کر دیگی

یہ امر انتہائی افسوسناک ہے۔ کہ ایسے نازک وقت میں اس فتنہ کو سر اٹھانے کی اجازت دی جا رہی ہے

احراریوں کی انتشار انگیز روش کی مذمت میں چوٹی کے پانچ کشمیری لیڈروں کا بیان

مظفر آباد ۶ اگست :- آزاد کشمیر کے چوٹی کے پانچ لیڈروں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ انتہائی افسوسناک امر ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ پاکستان اور کشمیر کی خشکی میں ایک ایسے مسئلہ سے دوچار ہے جس کے ساتھ اس کے وجود اور عدم وجود کا سوال وابستہ ہے۔ احرار اور احمدی مسلم کے تنازعات کو سر اٹھانے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ تنگ نظر انہ فرقہ پرستی۔ عدم رواداری اور انتشار پسندی کے رجحانات کو بیدار دیکھ کر جو قیام پاکستان کی جدوجہد کے نتیجہ میں اپنی موت آپ مر گئے تھے ہمیں سخت حیرت ہوئی ہے۔ ایسے تنازعات کا ایک اثر ظاہر ہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور وہ یہ کہ اس قسم کے جھگڑے بہت زیادہ اہم مسائل سے قوم کی توجہ ہٹا دیں گے قومی اتحاد پارہ پارہ ہو جائیگا۔ اور کشمیر کو آزاد کرانے اور اس طرح اپنی آزادی کو مستحکم کرنے کا قومی عزم کمزور ہو کر رہ جائیگا۔ بیان جاری رکھتے ہوئے کشمیری لیڈروں نے مزید کہا ہے۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ ملک کا ذمہ دار اور سمجھدار طبقہ اس نازک موقعہ پر آگے آئے گا۔ اور ایسے تنازعات کو اشد جہاد دفن کر دے گا۔ کیونکہ موجودہ حالات میں ایسے دفن کرنا از بس ضروری ہے۔

اس بیان پر جن کشمیری لیڈروں کے دستخط ثبت ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ آغا شوکت علی سابق جنرل سیکرٹری آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس۔ ایم۔ یوسف سابق مشیر اعلیٰ امیر و اعظم مولوی محمد یوسف شاہ سابق صدر آزاد کشمیر حکومت۔ مسٹر غلام احمد ناز جائنٹ سیکرٹری کشمیر پراونشل مسلم کانفرنس۔ خواجہ عبدالسلام یاتو صدر آل جموں و کشمیر کسان مزدور کانفرنس۔ مسٹر غلام محمد چشتی سابق جنرل سیکرٹری کشمیر پراونشل مسلم کانفرنس سری نگر (سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۷ اگست ۱۹۵۲ء)

اخبار احمدیہ

لاہور ۷ اگست :- مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو ابھی تک بخار بدستور روزانہ آتا ہے عام کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ دل میں بھی کمزوری زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مرکز سے حکومت سندھ کی درخواست!

حیدر آباد (سندھ) ۷ اگست :- حکومت سندھ نے مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ گیہوں کی قیمت خرید میں ۸ روپے فی من اضافہ کی جو مدت مقرر کی گئی تھی جولائی کے بعد اس میں مزید توسیع کر دی جائے۔

کشمیر ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے

اسے اقوام متحدہ سے واپس نہیں لیا جا سکتا

نئی دہلی ۷ اگست :- ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے۔ کہ کشمیر ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکا ہے۔ اسے اب اقوام متحدہ سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔ انہوں نے آج ہندوستان کے ایوان عام میں مسئلہ کشمیر پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل سے واپس لینے کا اس وقت تک سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہندوستان اقوام متحدہ سے قطع تعلق نہ کر لے۔ اور اس کے نتائج کا سامنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔ انہوں نے کہا۔ میں نہیں جانتا کہ اگر ایسا ہو۔ یعنی اگر کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل سے واپس لے بھی لیا جائے۔ پھر بھی یہ دنیا میں بسنے والے کروڑوں انسانوں کے دماغوں سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔ مسئلہ کشمیر کی بین الاقوامی حیثیت تسلیم کرنے کے باوجود انہوں نے ثالثی کے ذریعہ اختلافات طے کرنے کے بین الاقوامی طریق کو ماننے سے انکار کر دیا۔ دوران تقریر میں انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا۔ کہ ہندوستان اس مسئلہ کے پُر امن تصفیہ کی پوری کوشش کرے گا۔

قاہرہ ۷ اگست :- مصر میں پارلیمنٹ پارٹی کے لیڈر نے ڈیموکریٹک پارٹی کے نام سے ایک اور پارٹی بنائی ہے

برطانیہ نے عرب ملکوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ کا دفاعی منصوبہ مکمل کر لیا

دفاعی بورڈ میں برطانیہ، امریکہ۔ فرانس۔ ترکی۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ شامل ہونگے

لندن ۷ اگست :- برطانیہ نے مصر کی شمولیت کے بغیر مشرق وسطیٰ میں دفاعی بورڈ بنانے کا منصوبہ مکمل کر لیا ہے۔ اس بورڈ میں برطانیہ، فرانس۔ امریکہ۔ ترکی۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ شامل ہوں گے۔ اور بورڈ کا صدر دفتر قبرص میں ہوگا۔ آج دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ فی الحال بورڈ کا ڈھانچہ تیار کرتے وقت مصر اور دوسرے عرب ملکوں کو شامل نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ مشترکہ دفاع کے حق میں نہیں ہیں۔ اگر وہ بعد میں چاہیں گے۔ تو اس میں شریک ہو سکیں گے۔ ادھر امریکہ نے برطانیہ پر واضح کر دیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے دفاع کے لئے جو منصوبہ بھی تیار کیا جائے۔ اس میں مشرق وسطیٰ کے زیادہ سے زیادہ ملکوں کو شامل کیا جائے۔ اور بالخصوص عربوں اور یہودیوں کی حمایت بھی حاصل کی جائے۔

کراچی اور جدہ کے درمیان ہوائی جہازوں کی

آمدورفت آج رات سے پھر شروع ہو رہی ہے

کراچی ۷ اگست :- کراچی اور جدہ کے درمیان آج رات سے عازمین حج کے ہوائی جہازوں کی آمدورفت دوبارہ شروع ہو رہی ہے۔ آج رات کے تین ہوائی جہاز جدہ سے روانہ ہونگے۔ پچھلے دنوں آمدورفت بند ہو جانے کی وجہ سے یہ ہوائی جہاز رُکے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر سنگمن ری بھاری اکثریت سے صدر منتخب ہو گئے

پوسان ۷ اگست :- جنوبی کوریا کے عام انتخابات میں ڈاکٹر سنگمن ری زبردست اکثریت سے ۴ سال کے لئے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ نتیجہ کا اعلان اگلے بدھ سے پہلے نہ ہو سکے گا۔ نائب صدر کے انتخاب میں بھی ان کے حامی امیدوار نے بہت زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔

زمیندار کے ایک اور افتراء کی تردید

روزنامہ زمیندار نے اپنی ۶ اگست کی اشاعت میں وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مراجعت کراچی کی خبر شائع کرتے ہوئے ایک افتراء یہ باندھا ہے کہ چوہدری صاحب موصوف نے ۳ اگست کو بھی ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کی۔ حالانکہ چوہدری صاحب صرف یکم اگست کو ربوہ جا کر اسی روز شام کو لاہور واپس تشریف لے آئے تھے آپ دوبارہ ربوہ ہرگز نہیں گئے۔ یہ محض زمیندار کا افتراء ہے۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اعلیٰ شان

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم ⁂ یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

معارف کا یہ دریائے رواں جو میں مخلوق خدا کو دے رہا ہوں۔ یہ محمدؐ کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے

این آتشم ز آتش مہر محمدی است ⁂ وین آب من ز آب زلال محمدؐ است

یہ میری آگ محمدؐ کے عشق کی آگ کا ایک حصہ ہے۔ اور میرا پانی محمدؐ کے مصفیٰ پانی سے لیا ہوا ہے

(درثمین فارسی کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۸ اگست

اخوان المسلمین اور جماعت مودودیہ

احراریوں کے اخبار "آزاد" میں اخوان المسلمین کے راہنما مسٹر ہیڈل بے کا بیان شائع ہوا ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

قاہرہ ۳ اگست مصر کی انجمن اخوان المسلمین کے قائد ہیڈل بے نے ایک اخباری ملاقات کے دوران اسے بتایا کہ اس حکومت کے خلاف جو قانون کا لحاظ نہ رکھتی ہو۔ عوام کے لئے سوائے طاقت کا استعمال کرنے کے اور کوئی راستہ نہیں ہوتا۔

انہوں نے کہا حالانکہ جنرل نجیب اخوان المسلمین کے رکن نہیں ہیں۔ لیکن ان کے اور ان کے رفقا کے اصول اور خیالات ہماری انجمن سے مشابہ ہیں۔

قاہرہ کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ مصر کی حالیہ فوجی بغاوت کی پشت پر اخوان المسلمین کا ہاتھ ہے۔

ہیڈل بے نے اس ملاقات میں بتایا کہ مصر کی تمام خرابیوں کو شاہ فاروق کے سر تھوپنا صحیح نہیں ہے۔ بہت سی خرابیوں کے لئے ذمہ دار لوگ ابھی تک آزاد گھوم رہے ہیں۔ انہیں یا تو ملک سے جلاوطن کر دینا چاہیئے یا انہیں ملک کی سیاسیات میں حصہ لینے سے ہمیشہ کے لئے روک دینا چاہیئے۔

انہوں نے کہا کہ اخوان المسلمین کا نصب العین مصر میں اسلامی جمہوریت قائم کرنا ہے۔ جس کے تحت شاہی حکومت کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا اصول یہ ہے کہ انسانوں کو شاہوں کے سامنے سجدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اسوقت دنیا کے کسی مسلم ملک میں حقیقی اسلامی حکومت قائم نہیں ہے۔ حالانکہ پاکستان نے اس مقصد کے حصول کے لئے بعض صحیح اقدام کئے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اخوان المسلمین کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے۔ اور وہ انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔

انہوں نے کہا کہ ہم ملک کے فائدہ کے لئے آئین کو تبدیل کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ (آزاد ۶ اگست ۵۲ء)

"ہیڈل بے" کتنا اسلامی نام ہے اسکو تو خیر جانے دیجئے۔ ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مودودیوں کی جماعت بھی اپنے آپ کو ویسی ہی اسلامی جماعت بتاتی ہے۔ جیسی کہ مصر کی یہ جماعت اخوان المسلمین ہے۔ "کوثر" اور "تسنیم" میں جو مودودیوں کے ترجمان ہیں۔ اکثر اس جماعت کی تعریف میں مضامین چھپتے رہتے ہیں۔ اور جب مودودیے دنیا بھر میں اپنی قسم کی اسلامی جماعتوں کی گنتی کرتے ہیں۔ تو اخوان المسلمین کو ایک خالص اسلامی جماعت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اغلب ہے کہ مودودیوں کی ضرور اس جماعت سے ساز باز ہوگی۔ اور نامہ و پیام آپس میں ضرور ہوتا ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ دونوں نے کوئی مشترکہ پروگرام بھی طے کر رکھا ہو۔

اخوان المسلمین کی تاریخ یہ ہے کہ مصر میں اس جماعت نے کافی فتنے اٹھائے ہیں اور قتل و غارت تک بھی نوبت پہونچی ہے۔ ان کی فتنہ پردازیوں کی وجہ سے اخوان المسلمین پچھلے دنوں ایک غیر قانونی جماعت قرار پائی رہی ہے۔ اور اس کے اکثر ارکان محبوس رہے ہیں۔ ابھی تھوڑے سے دن ہی ہوئے ہیں۔ کہ بعض وعدے لے کر حکومت مصر نے انہیں رہا کیا تھا۔

اخوان المسلمین کے راہنما مسٹر ہیڈل بے کے مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ بظاہر یہ جماعت حکومت کو اور مصر کے عوام کو اپنے وعدوں پر قائم رہنے کا یقین دلائے رکھنا چاہتی ہے۔ چنانچہ ہیڈل کا یہ کہنا کہ

"اخوان المسلمین کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے۔ اور وہ آئندہ انتخابات میں حصہ نہیں لے گی۔"

اس کھیل کا انکشاف کرتا ہے۔ جو یہ جماعت مصر میں کھیل رہی ہے۔ ایک طرف تو یہ کہا ہے ساتھ ہی دوسری طرف یہ بھی کہہ دیا ہے کہ

"ہم ملک کے فائدہ کے لئے آئین کو تبدیل کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔"

ان الفاظ سے بلی خود بخود تھیلے سے باہر ہو جاتی ہے۔ آخر مسٹر ہیڈل بے کا یہ فرمانا کہ وہ آئین کو تبدیل کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ سوائے اس کے اور کیا معنے رکھ سکتا ہے کہ مصر میں جو فوجی کارنامہ ہوا ہے۔ اس کے ساتھ اخوان المسلمین کا گہرا تعلق ہے۔ یہ ہمارا ہی خیال نہیں ہے بلکہ اس خبر میں جو اوپر درج کی گئی ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل الفاظ کو مسٹر ہیڈل بے کے بیان سے تطبیق دینے سے کم از کم ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ یہ فوجی کارنامہ یقیناً اخوان المسلمین کی مدد سے ہوا ہے۔ اور اخوان المسلمین مصر میں اب بجائے ظاہر طور پر سیاست ملکی میں حصہ لینے کے مخفی ذرائع استعمال کر رہی ہے۔ خبر کے الفاظ یہ ہیں:-

"قاہرہ کے سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ مصر کی حالیہ فوجی بغاوت کی پشت پر اخوان المسلمین کا ہاتھ ہے۔"

یہ بات مسٹر ہیڈل بے کے بیان کے کئی اور فقروں سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل فقرے غور طلب ہیں۔

"اخوان المسلمین کا نصب العین اسلامی جمہوریت قائم کرنا ہے جس کے تحت شاہی حکومت کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔"

مسٹر ہیڈل بے کے یہ الفاظ آپ ہی اپنی تفسیر کر رہے ہیں۔ جس جماعت کے راہنما کا یہ بیان ہے۔ اس کا یہ کہنا کہ "اخوان المسلمین" کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے ریاکاری کے سوا اور کیا ہے؟ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ بظاہر تو وہ اب قید و بند کے مصائب اٹھانے کے بعد ایک پُر امن مذہبی جماعت بنی پھرتی ہے۔ لیکن اندر ہی اندر ملک میں فوری انقلابات لانے کی سازشیں کر رہی ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ جس جماعت نے ایک عرصہ سے مصر اور ارد گرد کے اسلامی ملکوں میں شورش بپا کر رکھی ہے۔ اور جسکو دبانے کے لئے حکومتوں کو سخت دقتیں پیش آتی رہی ہیں۔ اور جس کے اٹھائے ہوئے فتنوں سے ابھی تک عرب دنیا گونج رہی ہے۔ اشتراکیوں کی طرح اس کا اپنے (Tactics) طرز عمل میں تبدیلی کر لینا اور پردہ پردہ میں فوری انقلابات لانے کی کوشش کرنا کوئی بعید از قیاس امر نہیں ہے۔

مصر کی اخوان المسلمین مسلمہ طور پر ان جاہ پسند لوگوں کی بنائی ہوئی لادینی جماعتوں میں سے ایک ہے جو اسلام کا لیبل لگا کر اسلامی ملکوں میں شورش بپا کر رہی ہیں۔ اور کمیونسٹوں کے طریقے اختیار کر کے اپنے اپنے ملک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینے کے لئے تشدد کو جائز سمجھتی ہیں۔

پاکستان میں مودودیوں اور احراریوں کی جماعتیں بھی بعینہٖ اخوان المسلمین کے پروگرام کے مطابق عمل کر رہی ہیں۔ یہ دونوں جماعتیں برائے نام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ در پردہ ان کے ڈانڈے آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ احمدی مسلمانوں کے خلاف ہنگامہ آرائی نے طشت از بام کر دیا ہے کہ ع

احراری ست مودودی و مودودی ست احراری

یہی وجہ ہے کہ دونوں اپنے قبیح ارادوں پر پردہ ڈالنے کے لئے اور پاکستانی ارباب حکومت کو فریب میں مبتلا رکھنے کے لئے انہوں نے احمدی مسلمانوں پر جو شروع ہی سے حکومت کی وفاداری کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ اور تمام شورش اور لاقانونیت کے طریقوں کی مذمت کرتے آئے ہیں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کرتے چلے آئے ہیں کہ آئین پسندی ان کا شعار ہے ان کے لٹریچر سے کتر و بیونت کر کے حوالے پیش کر کے عوام کو ان کے خلاف اشتعال دلاتے رہتے ہیں کہ احمدی ملک پر فوجی قبضہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

یہ فریب اس لئے دیا جا رہا ہے۔ کہ ان کے اپنے شنیع ارادوں پر پردہ پڑا رہے۔ اور ارباب حکومت کی توجہ بٹی رہے۔ اور ان کے شنیع ارادوں کو بھانپ نہ لیا جائے۔ جو شخص بھی احراریوں اور مودودیوں کے لٹریچر کا مطالعہ کرے گا۔ اس کا پہلا تاثر یہی ہوگا۔ کہ یہ جماعتیں بھی اخوان المسلمین کی طرح طاقت کو پوجتی ہیں۔ اور طاقت کے زور سے ملک میں فوری انقلابات لانے کے ارادے رکھتی ہیں۔ اور ان کے نزدیک تشدد سے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کرنا جائز ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح اخوان المسلمین کے راہنما

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

خطبہ جمعہ

مشکلات و مصائب کا زمانہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کا بہترین وقت ہوتا ہے

کیونکہ

اللہ تعالیٰ مومن کے قریب آجاتا ہے اور اس کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا اور قبول کرتا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم اگست ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ان ایام میں جو فتنہ پاکستان کے مختلف حصوں، خصوصاً

پنجاب کے مختلف مقامات میں

پیدا ہو رہا ہے۔ اگرچہ حکومت کے بعض اعلانات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی رپورٹوں کے مطابق اس میں کمی آرہی ہے۔ لیکن جو ہماری اطلاعات ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں کمی نہیں آرہی بلکہ وہ اپنی جگہ بدل رہا ہے۔ بعض جگہوں سے ہٹتا ہے۔ اور پھر آگے بعض دوسری جگہوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جہاں تک

فتنہ کا سوال

ہے میرے نزدیک کوئی اول درجہ کا ناواقف اور جاہل احمدی ہی ہوگا۔ جو یہ کہے کہ یہ فتنہ ایسی چیز ہے۔ جس کی مجھے امید نہیں تھی۔ تم دریا میں کودتے ہو اور بعد میں شکایت کرتے ہو کہ تمہارا جسم گیلا ہو گیا ہے۔ یا تمہارے کپڑے گیلے ہو گئے ہیں تم آگ میں ہاتھ ڈالتے ہو اور کہتے ہو میری انگلی جل گئی ہے، یا تم دھوپ میں بیٹھتے ہو۔ اور کہتے ہو مجھے گرمی لگتی ہے، یا تم برف پیتے ہو۔ اور کہتے ہو مجھے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔ تو یہ کوئی

عقل کی دلیل

نہیں۔ تم برف پیتے ہو تو یہ سمجھ کر پیتے ہو۔ کہ تمہیں ٹھنڈک لگے گی۔ تم دھوپ میں بیٹھتے ہو تو یہ سمجھ کر بیٹھتے ہو کہ تمہیں گرمی لگے گی۔ تم آگ میں ہاتھ ڈالتے ہو۔ تو یہ سمجھ کر ہاتھ ڈالتے ہو کہ تمہارا جسم جل جائے گا۔ یا تم دریا میں کودتے ہو تو تم یہ جانتے ہوئے کودتے ہو کہ ہمارا جسم گیلا ہو گا۔

پس جب تم ایک صداقت کی تائید کے لئے کھڑے ہوئے ہو۔ اور تم نے مسلمانوں کے اندر

بیداری پیدا کرنے کی آواز

کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلند ہوئی ہے سنا یا مان لیا۔ تو تمہیں لازماً اس بات کے لئے بھی تیار ہونا پڑے گا۔ کہ لوگ تمہاری مخالفت کریں۔ شورشیں برپا کریں۔ اور تمہارے خلاف منصوبہ بازی کی جائے۔ پس کون احمدی ہے جس کے حواس درست ہوں۔ اور وہ یہ کہہ سکے اوہو یہ کیسا فساد ہے مجھے تو اس کی امید نہیں تھی۔ حالانکہ جب وہ احمدی ہوا تھا۔ تو یہ سمجھ کر ہوا تھا کہ لوگ اسکے خلاف فساد کریں گے شورش کریں گے اور منصوبہ بازی کریں گے۔ اس کا کام یہ ہے کہ ان فسادوں شورشوں اور منصوبہ بازیوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے۔ دیکھو

رمضان کے مہینہ میں

اپنی مرضی اور ارادے سے ایک پروگرام کے ماتحت انسان تکلیف اٹھاتا ہے۔ وہ رات کو اٹھتا ہے بے شک وہ یہ تدبیر کر لیتا ہے۔ کہ اگر گرمی ہو تو وہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرے۔ اور اگر سردی ہو تو وہ گرم پانی سے وضو کرے۔ پھر اگر گرمی کا موسم ہو۔ تو وہ چھت سے باہر تہجد کی نماز پڑھ لے۔ اور اگر سردی ہو۔ تو چھت کے نیچے تہجد کی نماز پڑھ لے۔ یا گرم لباس پہن لے۔ پھر اگر وہ بیمار ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لے۔ صحت اچھی نہیں ہے تو زیادہ عمدہ غذا کھا لے۔ یا اگر معدہ خراب ہے تو نرم غذا کھا لے۔ پیاس کے دن ہوں تو دو تین گلاس پانی کے اکٹھے پی لے۔ یا چائے کی ایک پیالی پی لے۔ تا تکلیف دور ہو۔ دن کو گرمی کی تکلیف ہو تو وہ سائے اور ٹھنڈک میں رہے۔ تا گرمی کی شدت کم ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ رمضان میں تمہارے پاس ایسے ذرائع موجود ہوتے ہیں۔ جن سے تم گرمی کی شدت کو کم کر سکتے ہو۔ پھر بھی تمہاری تکلیف کو دیکھ کر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ رمضان کے مہینہ میں میں

دعائیں سننے کے لئے

آسمان سے نیچے اتر آتا ہوں اور کہتا ہے مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ پس اگر خدا تعالیٰ روزہ میں جس کی تکلیف کم کی جا سکتی ہے، جس کے ضرر سے بچنے کے لئے تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں مومن کے لئے اتنی رعایت کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے چونکہ تم تکلیف اٹھاتے ہو۔ اس لئے میں تمہارے قریب ہو جاتا ہوں اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ میں اس پکارنے والے (یعنے روزہ دار) کی آواز کو سنتا ہوں۔ اور میں اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں، پھر ان

تکالیف اور مصائب

میں جو تمہارے اختیار میں نہیں جن کو کم کرنے کے لئے تم کوئی تدبیر نہیں کر سکتے۔ ان میں وہ تمہارے کس قدر قریب ہو جائے گا۔ ظاہر ہے کہ اگر روزہ میں خدا تعالیٰ تمہارے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔ کہ جس میں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانا تمہارے اختیار میں ہوتا ہے۔ تو دوسرے آلام اور مصائب میں وہ کتنا قریب ہو جاتا ہو گا۔ مومن کو

ابتلاؤں میں خوشی

محسوس ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے قریب آگیا ہے۔ بچہ ماں کے قریب جاتا ہے، تو کتنا خوش ہوتا ہے۔ دنیا میں خدا تعالیٰ نے غریبوں کے دلوں کو تسکین دینے کے لئے کیا کیا اسباب بنائے ہیں۔ امیر اعلیٰ کھانا کھاتے ہیں، اعلیٰ لباس پہنتے ہیں۔ اور تم کہہ سکتے ہو کہ وہ روپے کی وجہ سے خوش ہیں۔ لیکن تم ایک غریب ماں کو دیکھتے ہو۔ اس نے بچہ گود میں اٹھایا ہوتا ہے۔ اس کے اوپر ایک آدھ کپڑا ہوتا ہے۔ بچہ نے ماں کے گلے میں باہیں ڈالی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور اس سے پیار کر رہا ہوتا ہے۔ اس غریب عورت کو جس نے چیتھڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور فاقہ کی وجہ سے اس کا چہرہ پچکا ہوا ہوتا ہے اپنے بچہ کو دیکھ کر جتنی خوشی ہوتی ہے۔ وہ اس عورت سے کم نہیں ہوتی۔ جو محلات میں رہتی ہے۔ ماں کو بچہ کے قریب ہونے سے خوشی ہوتی ہے۔ اور بچہ کو ماں کے قریب ہونے سے خوشی ہوتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

جنگ بدر میں

ایک عورت کو دیکھا۔ اس وقت کفار میں افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ اس عورت کا بچہ کہیں گم ہو گیا۔ جنگ میں عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں۔ ان کی نیت نیک نہیں تھی۔ وہ اس ارادہ سے میدان جنگ میں آئی تھیں، تا اپنے مردوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے اکسائیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی خواہش کو پورا نہ کیا۔ دشمن کی فوج میں بھاگڑ مچ گئی۔ اور اس کے نتیجہ میں بہت سے بچے اپنی ماؤں سے جدا ہو گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک عورت میدان جنگ میں ادھر ادھر پھر رہی ہے۔ وہ ہر بچے کے پاس جو اسے دکھائی دیتا ہے جاتی ہے۔ اور اسے اٹھا کر پیار کرتی ہے اور پھر آگے چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کا

اپنا بچہ مل گیا

اس نے اسے اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اور ایک طرف ہٹ کر ایک پتھر پر اطمینان کے ساتھ جا بیٹھی لوگ مارے جا رہے تھے۔ لیکن وہ اس سے بے فکر ہو کر ایک طرف اپنے بچے کو لے کر بیٹھ گئی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تم نے اس عورت کو دیکھا۔ یہ میدان جنگ میں ادھر ادھر بھاگی پھرتی تھی۔ اب اسے بچہ مل گیا ہے۔ تو کس آرام سے ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب

ایک گنہگار انسان توبہ

کر کے اپنے رب کی طرف آتا ہے۔ تو اسے بھی اسی قدر خوشی ہوتی ہے جس قدر خوشی اس ماں کو

اپنے گم شدہ بچہ کے ملنے سے ہوتی ہے۔
پس مصائب کے وقت

خدا تعالےٰ ہمارے قریب آجاتا ہے

اور قریب آنے سے جو خوشی اسے ہوتی ہے۔ اس کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ وہ مستغنی ہے وہ صمد ہے۔ اور اس کو ہماری احتیاج نہیں ہمیں اس کی احتیاج ہے۔ بھوک کا وقت آتا ہے۔ تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے۔ کہ وہ ہمیں کھانے کو کچھ دے۔ پیاس کا وقت ہوتا ہے۔ تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے۔ کہ وہ ہمیں پینے کو کچھ دے۔ کپڑے پہننے کا وقت آتا ہے۔ تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے۔ کہ وہ ہمیں کپڑے دے۔ تعلیم کا وقت آتا ہے۔ تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے۔ کہ وہ ہمیں تعلیم دے۔ ملازمت کا وقت آتا ہے۔ تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے۔ کہ وہ ہمیں کوئی روزگار دے۔ شادی ہوتی ہے تو ہمیں اس کی احتیاج ہوتی ہے۔ کہ میاں بیوی کے تعلقات اچھے رہیں۔ خاوند کو اس کی احتیاج ہوتی ہے۔ کہ بیوی اس سے محبت کرے۔ بیوی کو اس کی احتیاج ہوتی ہے۔ کہ خاوند اسے پال سکے اور محبت کر سکے۔ پھر آگے بچوں کی ضرورتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس تمام دوران میں اسے ہماری احتیاج نہیں ہوتی۔ ہم بھوکے ہوتے ہیں۔ تو ہمیں احتیاج ہوتی ہے۔ کہ وہ ہمیں کھانے کو کچھ دے۔ پھر

خدا تعالےٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے

ہم جب پیاسے ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ کے پاس جاتے ہیں۔ کہ وہ ہماری پیاس کو بجھا دے۔ لیکن خدا تعالےٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے؟ اسے تو پیاس نہیں ہوتی۔ پھر ہم جوان ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں کوئی اچھا ساتھی دیدے۔ لیکن خدا تعالےٰ ہمارے قریب کیوں آتا ہے؟ اسے کیا ضرورت ہوتی ہے۔ کہ وہ ہمارے پاس آئے؟ غرض اس سارے اتار چڑھاؤ میں ہم ہی خدا تعالےٰ کے پاس جاتے ہیں۔ اور ہمیں کوئی نہ کوئی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے پورا ہونے کے لئے ہم خدا تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے پاس آتا ہے۔ اور بے ضرورت آتا ہے۔ جتنی تڑپ ہمیں خدا تعالےٰ کے قریب جانے کی ہو سکتی ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہی تڑپ خدا تعالےٰ کو ہمارے ملنے کے لئے ہو۔ مگر جب وہ تڑپ رکھتا ہے۔ کہ ہمارے قریب آئے۔ تو ہماری کتنی بدقسمتی ہوگی۔ کہ ہم اس سے وہ محبت نہ کر سکیں۔ جو وہ ہم سے کرتا ہے۔ ہم اس کے قرب کی اتنی قدر نہ کر سکیں۔ جتنی لذت وہ ہمارے قرب سے حاصل کرتا ہے۔

مصائب کا وقت

ایک مومن کے لئے خوشی کا موقع ہوتا ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالےٰ اس کے قریب آجاتا ہے۔ جتنا جتنا دشمن اس کے قریب آتا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس سے بھی زیادہ تیز قدمی سے اس کے قریب آجاتا ہے۔ اور جب دشمن اس کے قریب آجاتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس کے اندر داخل ہو چکا ہوتا ہے۔ اس طرح جب دشمن مومن پر وار کرتا ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ پر وار کرتا ہے۔
پس تمہارے لئے

عزت کے حاصل کرنے کا موقعہ ہے

تم بہادری کے ساتھ کام کرو۔ اگر یہ موقع تمہارے ہاتھوں سے چلا گیا۔ تو تمہارے لئے عزت کے حاصل کرنے کا اور کونسا موقع آئے گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں یہ رواج پڑ گیا ہے۔ کہ وہ نماز کے بعد دعا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ دعا کا وقت نہیں ہوتا۔ دنیا میں تم کسی افسر سے کچھ مانگتے ہو۔ تو اس وقت مانگتے ہو۔ جب ملاقات کا وقت ہوتا ہے۔ نہ کہ ملاقات کے بعد۔ اسی طرح

خدا تعالےٰ سے مانگنے کا وقت

وہ ہوتا ہے۔ جب تم اس کے دربار میں گئے ہوتے ہو۔ جب تم نماز پڑھ رہے ہوتے ہو۔ اگر وہ موقع تم ہاتھ سے ضائع کر دیتے ہو۔ تو بعد میں دعا کرنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اسی طرح جب مشکلات آتی ہیں۔ مصائب آتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ مومن کے قریب آجاتا ہے۔ اور یہ وقت دعا کی قبولیت کا ہوتا ہے۔ اگر تم اس وقت کو ضائع کر دیتے ہو۔ تو تمہیں خدا تعالےٰ پر کیا امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ تمہاری دعائیں سنے گا؟ جب ہم نے اس وقت خدا تعالےٰ سے کچھ نہ مانگا۔ جب وہ ہمارے قریب تھا تو اس وقت کس طرح مانگیں گے۔ جب وہ دور ہوگا۔

بہترین وقت

خدا تعالےٰ کے فضلوں کے حصول کا وہی ہوتا ہے۔ جب تم مشکلات اور مصائب میں پڑے ہوئے ہوتے ہو۔ مشکلات اور مصائب کے وقت تمہارا ایمان بڑھنا چاہیئے۔ اور تمہیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ تمہاری دعائیں سنے گا۔ تمہیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ وہ تمہارے زیادہ قریب آگیا ہے۔ تمہیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے وصال کا وقت آگیا ہے۔ جب ایک عورت کو اس کا گم شدہ بچہ مل جاتا ہے۔ تو وہ خوشی میں دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتی ہے۔ تو جب تمہیں خدا تعالےٰ مل جائے۔ تو تمہیں تمہارا دشمن نظر ہی کیوں آئے۔ جب تمہیں خدا تعالےٰ مل جائے گا۔ تو تم محسوس ہی نہیں کرو گے۔ کہ کوئی شخص تم سے دشمنی کرتا ہے۔ کیونکہ

تم خدا تعالےٰ کی گود میں

ہو گے۔ میں نے بسا اوقات دیکھا ہے۔ کہ جب کسی غریب ماں کے بچہ کو کوئی دوسرا بچہ مارتا ہے۔ تو وہ اپنی ماں کی گود میں بھاگ جاتا ہے۔ اور پھر اسے گھورتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ آ تو سہی۔ حالانکہ اس کی ماں خود فقیر ہوتی ہے۔ اور مارنے والا کسی امیر خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن جب وہ اپنی ماں کی گود میں چلا جاتا ہے۔ تو اسے تسلی ہو جاتی ہے۔ کہ وہ محفوظ ہو گیا ہے۔ پھر کتنی شرم کی بات ہے کہ تم خدا تعالےٰ کی گود میں جاؤ۔ اور پھر دشمن سے ڈرو۔ کون ہے جو تمہارا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ یا

کون سی قوم ہے

جو تمہارے مقابلہ میں کھڑی ہو سکتی ہے؟ دنیا کی سب قومیں۔ دنیا کی سب طاقتیں۔ دنیا کی سب حکومتیں خدا تعالےٰ کے قبضہ میں ہیں۔ وہ جس کا بھی چاہے دل بدل سکتا ہے۔ اور تمہارے دشمن خواہ کتنا ہی جتھا رکھتے ہوں۔ تمہارے مقابل میں ہیچ ہیں۔ کیونکہ تم خدا تعالےٰ کی گود میں ہو۔ اور جو تلوار لے کر تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ وہ تم پر حملہ نہیں کرتا خدا تعالےٰ پر حملہ کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ لوگوں کے دل تمہاری تائید میں پھرا دیگا۔ اور سچائی کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا۔ اور یہ مصائب کے بادل فضل کی ہواؤں سے بکھر جائیں گے۔ اور انشاء اللہ تم امن میں آجاؤ گے۔

مقبرہ بہشتی قادیان میں بجلی کا کنکشن

(از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی)

قادیان کی تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مقبرہ بہشتی قادیان میں بجلی کا کنکشن منظور ہو گیا ہے۔ چنانچہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۲ء کو وہاں بجلی کا افتتاح ہوا۔ اور روشنی کے [illegible] کنوئیں سے پانی نکالنے کی موٹر بھی لگائی گئی ہے۔ اس سے انشاء اللہ مقبرہ بہشتی کے باغ کی بہتر پرورش ہو سکے گی۔ اور زائرین کے لئے روشنی بھی بڑی سہولت کا موجب ہوگی۔ اور رات کے وقت پہرہ کی سہولت بھی ہو جائیگی۔ مقبرہ کی چاردیواری کا بیشتر حصہ بھی مکمل ہو چکا ہے۔

احباب اپنے درویش بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر قسم کے بیرونی اور اندرونی خطرات سے محفوظ رکھے۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ والسلام۔

(خاکسار مرزا بشیر احمدؐ ربوہ ۸/۴ ۵۲)

یہ کیسی راست گوئی ہے یہ کیسی حق بیانی ہے

(از مکرم قاضی محمدؐ ظہور الدین صاحب اکمل)

زمانہ سن رہا ہے جس کو گو میری کہانی ہے — مگر مدنظر رکھیے حریفوں کی زبانی ہے
وہ کہتے ہیں نبی عیسیٰ فلک سے آنے والا ہے — بشر ہو کر بھی اسکی زندگی یوں جاودانی ہے
رسولِ مستقل ختم الرسل کے بعد لاتے ہیں — یہی تو منکرِ ختم نبوت کی نشانی ہے
قصور اپنا ہے لیکن تھوپتے ہیں ہم غریبوں پر — یہ کیسی راست گوئی ہے یہ کیسی حق بیانی ہے

زکوٰۃ کی رقوم بہت جلد مرکز میں بجھوا دیجیے۔ تاکہ امام وقت ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت مستحقین میں تقسیم ہو سکیں۔
(نظارت بیت المال ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کے لئے اعلان

احباب کے مشورے سے یہ طے ہوا ہے۔ کہ تمام جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور بروز پیر مورخہ ۱۲ اگست ۵۲ء کو روزہ رکھیں اور دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ موجودہ مشکلات کو دور فرما کر اپنی خاص نصرت و تائید ہمارے شامل حال فرمائے۔ جماعتوں کو علیحدہ علیحدہ بھی لکھا گیا ہے۔

(خاکسار محمدؐ احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور)

درخواست ہائے دعاء

(۱) سیٹھ میاں محمدؐ حسین صاحب احمدی کلکتہ میں عرصہ ڈیڑھ سال سے دل کی دھڑکن سے بیمار ہیں۔ نیز خانگی معاملات میں کشیدگی سی واقع ہو گئی ہوئی ہے۔ دوستوں سے دعا کی درخواست ہے۔ عاجز فضل الٰہی قادیانی حال مقیم یونائیٹڈ ملز شکارپور سندھ (۲) چودھری محمدؐ اسحاق صاحب (سابق باڈی گارڈ) نمبردار چک ۲۷۶ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (۳) عاجز کے برادرِ نسبتی محمدؐ عثمان شاد پسر شیخ بہادر دین صاحب احمدی آف ریاست نابھہ کا ۲۸/۷/۵۲ کو ریلوے سٹیشن سکھر پر حادثہ ریل سے بائیں ٹانگ سے پاؤں بالکل کٹ گیا۔ اور دوسرا دایاں بازو سخت چوٹیں آنے سے ٹوٹ گیا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبدالرشید

اراکین پنجاب مسلم لیگ کی خدمت میں

چند معروضات

از محترم اصغر بھٹی صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
ممبر پنجاب پراونشل مسلم لیگ کونسل

(۲)

مسلم لیگ اور پاکستان کی مخالفت

یہ حوالے بتاتے ہیں کہ احرار کی تحریک غیر مذہبی ہی نہیں۔ بلکہ سیاسی بھی نہیں وہ صرف ایک جتھہ ہے۔ جس کی غرض یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں میں اقتدار حاصل کیا جائے۔ ایسا کیوں کیا جائے ظاہر ہے کہ ان کی پرانی ہسٹری یہ بتاتی ہے کہ وہ اقتدار علاوہ جذب منفعت کے کانگرس اور ہندوؤں کی تائید کے لئے حاصل کیا جانا مقصود ہے۔ چنانچہ اب انہوں نے اپنے اخبار کا نام آزاد رکھا ہوا ہے۔ جو آزاد مسلم پارٹی کی یاد میں ہے۔ جو کانگرس نے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے بنائی تھی قدم قدم پر اس جماعت نے مسلم لیگ کی مخالفت کی اور ایسے گندے طریق پر مخالفت کی کہ جس کی کوئی حد نہیں اور کوئی شریف آدمی ایسا نہیں کر سکتا۔ چنانچہ احرار کے رسالہ "مسٹر جناح کا اسلام" میں مندرجہ ذیل الفاظ پائے جاتے ہیں۔

"ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کا نام نہاد راہنما (یعنی قائد اعظم مسٹر جناح) آج تک کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں کا قائد اعظم ہے"۔ (ٹائیٹل پیج مسٹر جناح کا اسلام) اسی طرح مجلس احرار کے ناظم اعلےٰ صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ ہیں مسلمانوں کے قائد اعظم جو ایک پارسی عورت سے کورٹ شپ کی شادی کرنے کیلئے اپنے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا حتمی اعلان کر چکے ہیں"۔ (مسٹر جناح کا اسلام صفحہ ۹)

مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر احرار لکھتے ہیں۔

"دس ہزار جینا اور شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔"

(چمنستان از مولانا ظفر علی خان صفحہ ۱۶۵)

مظہر علی صاحب اظہر جنرل سیکرٹری مجلس احرار کہتے ہیں

"یہ کافر اعظم ہے کہ قائد اعظم" (حیات محمد علی جناح صفحہ ۱۸)

چوہدری افضل حق صاحب رئیس الاحرار لکھتے ہیں:۔

"کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں۔ احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں" (خطبات احرار صفحہ ۹۹)

عطاء اللہ شاہ بخاری پسرور کانفرنس ۱۹۴۶ء میں فرماتے ہیں:۔

"پاکستان کا بننا تو بڑی بات ہے کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا۔ جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے"۔ (روزنامہ جدید نظام استقلال نمبر ۱۹۴۵ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار روزنامہ آزاد (جو احرار کا اخبار ہے) لکھتے ہیں:۔

"ان لوگوں کو شرم نہیں آتی۔ کہ وہ اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں . . . . سچ ہے پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے۔ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے"۔ (آزاد ۹ نومبر ۱۹۴۶ء)

مسلم لیگیوں کے متعلق عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کہتے ہیں:۔

"جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے۔ وہ سؤر ہیں اور سؤر کھانے والے ہیں"۔ (چمنستان صفحہ ۱۶۵)

چوہدری افضل حق صاحب مسلم لیگ کے متعلق کہتے ہیں:۔

"ہم لیگ کو دام فرنگ سمجھ کر دور ہی رہنا چاہتے ہیں"۔ (خطبات احرار صفحہ ۲۲)

عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری مسلم لیگ کے متعلق کہتے ہیں:۔

"مسلم لیگ عافیت کوشوں اور رجعت پسندوں کی جماعت ہے۔ انکا مقصد ملک میں غیر ملکی اقتدار کو مستحکم کرنا ہے اس کے باوجود ہمسے کہا جاتا ہے کہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ مسلم لیگ اور احرار کے مقاصد میں بعد المشرقین ہے۔ (سوانح عطاء اللہ بخاری صفحہ ۱۱۱)

مسلم لیگ کے متعلق جو احراریوں کی نیتیں تھیں وہ چوہدری افضل حق صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہیں کہ:۔

"ہم نے دو دفعہ مسلم لیگ میں گھسنے کی کوشش کی تاکہ اس پر قبضہ جمائیں۔ لیکن دونوں دفعہ قاعدے اور قانون نئے بنا دیئے گئے تاکہ ہم بیکار ہو جائیں"

(خطبات احرار صفحہ ۹۵)

احراریوں کا اخبار "زمزم" لکھتا ہے

"تم ہمیں کیوں مجبور کرتے ہو۔ کہ اکثریت کا ساتھ دیں۔ کیا مولانا حسین احمد کے مقابلہ میں مسٹر جناح کو ترجیح دیں۔ ہم نام نہاد اکثریت کی تابعداری نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اکثریت باطل پر ہے" (زمزم ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء)

ان کے وہ لیڈر مولوی حسین احمد اب بھی ہندوستان میں ہیں۔ وہ اب ان کو کس طرح چھوڑ سکتے ہیں احرار ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف رہنے کا فیصلہ کر چکے تھے اسکا ثبوت تاج الدین صاحب کے بیان سے ملتا ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"آپ کو معلوم ہے۔ کہ میدان سیاست میں ہم حزب مخالف کی حیثیت سے رہنا چاہتے تھے آپ کو اس کی ضرورت اب محسوس ہوئی ہے یہ تو بتایئے۔ حزب مخالف ہم سے بہتر اور کون ہو سکتی تھی"۔ (آزاد ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء)

جب پاکستان مضبوط ہونے لگا۔ تو احرار نے مسلم لیگ کے ساتھ صلح کرنے کی کوشش کی۔ لیکن قائد اعظم نے احرار کی اس کوشش کا کیا جواب دیا۔ وہ ذیل کے حوالہ سے ظاہر ہے۔ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کہتے ہیں۔ اور ان کا اپنا اخبار ان کی تقریر کو نقل کرتا ہے کہ

"میں نے قائد اعظم کے بوٹ پر اپنی داڑھی رکھی پر وہ نہ پسیجے"

(آزاد ۱۹ نومبر ۱۹۴۹ء)

اب اے دوستو اس گذشتہ تاریخ کے ہوتے ہوئے احرار کے متعلق اس دھوکے میں پڑ جانا کہ وہ کوئی مذہبی تحریک ہے یا ختم نبوت یا اور کسی دینی مسئلہ کے حل کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ کتنی خطرناک اور فاش غلطی ہوگی۔ آپ نے قائد اعظم کی فراست کے تجربے کئے ہوئے ہیں۔ کیا اب ان تجربوں کے بعد اور مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کے اپنے اس اقرار کے بعد کہ "میں نے قائد اعظم کے بوٹ پر اپنی داڑھی رکھی پر وہ نہ پسیجے" اس تحریک سے دھوکا کھا جائیں گے اور پاکستان کی مملکت میں اختلاف اور شقاق کا دروازہ کھلنے دیں گے؟ اتنے لمبے تجربہ کے بعد ہم خود ہی یہ نتیجہ حاصل کر سکتے تھے لیکن قائد اعظم کے فیصلہ کے بعد جس کو خود بخاری صاحب بیان کرتے ہیں۔ ہمارا کسی اور فیصلہ پر پہنچنا یقیناً ہماری بدقسمتی اور ہماری نابینائی کی علامت ہوگا اور پاکستان اور پاکستانیوں کا خون ہماری گردنوں پر ہوگا۔

پاکستانیوں اور مرزائیوں کے رویہ کے متعلق سید رئیس احمد صاحب جعفری جنہوں نے "حیات محمد علی جناح" لکھی ہے اور جو مرزائی نہیں ہیں لکھتے ہیں کہ تحریک پاکستان کی جدوجہد کے وقت احمدیوں نے تو یہ کیا کہ ان کے امام نے اعلان کیا کہ آئندہ انتخابات میں ہر احمدی کو مسلم لیگ کی تائید کرنی چاہیئے تاکہ انتخابات کے بعد مسلم لیگ بلا خوف تردید کانگرس سے کہہ سکے کہ وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ لیکن اسکے برخلاف ۲۹ دسمبر ۱۹۴۵ء کی شام کو بمبئی میں مجلس احرار کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے فرمایا:۔

"پاکستان کے دونوں اجزاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں گے۔ اور ان کے درمیان ۲۷ کروڑ ہندوؤں کی ایک زبردست حکومت ہوگی۔ جس کے پاس سرمایہ ہوگا۔ ہنر مند صاحب دماغ آدمی ہوں گے۔ جواہر لال ہوگا۔ گاندھی جی مہاراج ہوں گے۔ کالا ناگ راجگوپال اچاریہ ہوگا۔ مالوی جی ہوں گے۔ برخلاف اس کے بنگال۔ پنجاب۔ سندھ سرحد کے مسلمان زیادہ تر کمیں ہیں۔ یعنی لوہار۔ موچی بڑھئی۔ کسان۔ مزدور حتیٰ کہ پنجاب کے بعض علاقوں میں مسلمان بھنگی کا کام کرتے ہیں۔ جو علاقے پاکستان کے لئے طلب کرتے ہیں۔ ان میں بھی تو ہندو سرمایہ دار ہیں۔ تعلیم یافتہ ہیں۔ تجارت پر ان کا قبضہ ہے۔ پشاور والوں کو شلوار کے لئے لٹھا امرتسر کی منڈی سے خریدنا پڑتا ہے"۔

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مشہور فلاسفر اور ادیب اپنے اخبار "صدق جدید" میں لکھتے ہیں:۔

"صوبائی تعصب، مہاجر اور غیر مہاجر کی کشمکش اور لسانی جھگڑے کی موجودگی میں یہ فرقہ بندی کی بنا پر ملت اسلامیہ کے دائرہ سے اخراج کی تحریک ایک فتنہ عظیم ہے۔ اگر پاکستانیوں نے اس کی ہمت افزائی عواقب سے بے بہرہ ہو کر کی تو قادیانیوں کے بعد اس کا قدم آغاخانیوں شیعوں رضاخانیوں اور دیوبندیوں تک پہنچیگا

(صدق جدید ۱۱ جولائی ۱۹۵۲ء)

مرزائی کہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں۔ وہ وہی ہے جو حدیثوں کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے وہی ہے جو ہمارے احناف کے لیڈر اور رہنما ملا علی قاری نے کہا ہے وہی ہے جو دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے کہا ہے۔ وہی ہے جو ہندوستان کے حنفیوں کے بڑے بھاری راہنما مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی نے کہا ہے۔

یہ حوالے دے کر رئیس احمد جعفری اپنی طرف سے احمدیوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"تفریق بین المسلمین کے خلاف یہ ہمی اور غصہ کا اظہار کون کر رہا ہے؟ وہ لوگ جن کے خلاف کفر کے فتووں کا پشتارہ موجود ہے جن کی نامسلمانی کا چرچا گھر گھر ہے۔"

اور مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کا حوالہ دینے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"یہ خیالات ایک عالم دین کے ہیں۔ جو سرمایہ داری سے مرعوب ہے اور مسلمانوں کو کمین کہہ کر اسلام کی توہین کر رہا ہے۔"

اے دوستو! جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں۔ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا نقصان کس کا ہے؟ اگر تبلیغ کو ہم نہیں بند کر سکتے اور یقیناً اس وقت تک ہم مرزائیوں کی تبلیغ بند نہیں کر سکتے جب تک عیسائیوں کی تبلیغ بند نہیں کریں گے۔ جب تک بہائیوں کی تبلیغ بند نہیں کریں گے۔ جب تک ہندوؤں کی تبلیغ بند نہ کریں گے۔ اور ادھر نہ ہم تبلیغ کرتے ہیں۔ نہ ہم نے کسی غیر مسلم کو کبھی مسلمان بنایا ہے تو مرزائیوں کو اقلیت بنانے کے صرف یہی معنے ہوں گے کہ ہم پہلے نوپاکستان کی حکومت بناتے ہیں اور پھر ایسے مواقع بہم پہنچاتے ہیں کہ آہستہ آہستہ ہماری اکثریت اقلیتوں کی طرف جاتے جاتے اقلیتوں کی حکومت اس ملک میں قائم کر دے اور اقلیت اکثریت بن جائے۔ اب تو کم سے کم مسلمان کہلانے والوں میں سے یہ مرزائی تبلیغ کرتے ہیں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں کو کبھی نہ کبھی مسلمان کرتے رہتے ہیں اور یہ دو لہریں مل رہی ہیں کچھ ہم میں سے ادھر چلے جاتے ہیں کچھ ان میں سے ہم میں آجاتے ہیں مگر پھر تو دو جماعتیں پاکستان میں رہ جائیں گی۔ ایک تبلیغ کرنے والی جو مسلمانوں کے خلاف ہوں گی اور ایک تبلیغ نہ کرنے والی جو اقلیتوں کے مقابلہ میں کھڑی ہو گی۔

قائداعظم نے ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ بنایا۔ اگر مرزائی اقلیت میں سے تھے اور اگر وہ پاکستان کے غدار ہیں تو اس بات کو قائداعظم زیادہ جان سکتے تھے یا احراری علماء زیادہ جان سکتے ہیں؟ ایک سال کے قریب انہوں نے ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ بنائے رکھا اور ان کے کام پر خوشی کا اظہار کیا۔

اقلیت قرار دینے کا مطالبہ فتنۂ عظیم ہے

اس مسئلہ کی کمزوری اور غلطی کے متعلق میں بعض دوسرے لوگوں کے خیالات بھی پیش کرتا ہوں۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریاآبادی مشہور فلاسفر اور ادیب اپنے اخبار "صدق جدید" میں لکھتے ہیں:۔

"صوبائی تعصب مہاجر اور غیر مہاجر کی کشمکش اور لسانی جھگڑے کی موجودگی میں یہ فرقہ بندی کی بناء پر ملتِ اسلامیہ کے دائرہ سے اخراج کی تحریک ایک فتنۂ عظیم ہے۔ اگر پاکستانیوں نے اس کی ہمت افزائی عواقب سے بے بہرہ ہو کر کی تو قادیانیوں کے بعد اس کا قدم آغاخانیوں، شیعوں، رضاخانیوں اور دیوبندیوں تک پہنچے گا۔"

(صدق جدید ۱۱ جولائی ۵۲ء)

اخبار "انقلاب" ۱۹۴۴ء میں لکھتا ہے۔ جبکہ اسی قسم کی تحریک اس وقت بھی جاری کی گئی تھی کہ:۔

"مسٹر جناح نے بے حد دانش و تدبر سے کام لیا کہ مولوی عبدالحامد بدایونی کی اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی جس کا منشاء یہ تھا کہ احمدیوں کو مسلم لیگ کا ممبر نہ بنایا جائے۔ ہمیں اس مسئلہ کے متعلق مسٹر جناح کے مسلک کی نسبت کچھ بھی شبہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کشمیر کی پریس کانفرنس میں صاف صاف فرمایا تھا کہ فرقوں کی بحث نہ اٹھاؤ۔ ہر مسلمان مسلم لیگ کا ممبر ہو سکتا ہے۔ قرارداد کو رد کرنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ مسٹر جناح اس قسم کی تفرقہ آمیز تجاویز کو ملت کے مقاصد کے لئے نقصان رساں سمجھتے ہیں۔"

(روزنامہ انقلاب ۳ اگست ۴۴ء)

مسٹر عزیز الدین احمد منسٹر ایسٹ بنگال سمجھتے ہیں کہ:۔

"اگر فرقہ واری کو پنپنے کی اجازت دی گئی تو پاکستان میں عوامی زندگی رفتہ رفتہ اخوت اور رواداری کے وسیع اصولوں سے بے تعلق ہو جائے گی حالانکہ یہ اصول ہی اسلامی طریق زیست کی بنیاد ہیں ...... چونکہ احراری ایجی ٹیشن میں امن و امان اور قانون کے احترام کا سوال پیدا ہو گیا ہے اس لئے تمام صوبائی اور مرکزی وزراء کو قیام امن کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس بارہ میں زوردار الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیے اور اس ایجی ٹیشن کو سختی سے دبا دینا چاہیے۔"

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء)

مولانا غلام رسول صاحب ایڈیٹر انقلاب لکھتے ہیں:۔

"سمجھ میں نہیں آتا کہ اس مطالبہ کے لئے کونسی قومی۔ ملی اور دینی مصلحت محرک ہوئی ہے۔ ہم ان تمام حضرات سے جو اس علیحدگی کے خواہاں ہیں یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ اگر بالفرض حکومت اس مطالبہ کو تسلیم کر لے تو نقصان کس کا ہو گا۔ مسلمانوں کا یا غیر مسلموں کا۔ طاقت کس کی گھٹ جائے گی یا بٹ جائے گی۔ مسلمانوں کی یا غیر مسلموں کی؟"

(روزنامہ انقلاب جولائی ۳۵ء)

اخبار "الجمعیۃ" جو دیوبند کا اخبار ہے وہ بھی ہندوستان کی موجودہ فضاء کو دیکھ کر اپنی مدد لینے پر مجبور ہوا ہے اور لکھتا ہے:۔

"اگر مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ کو برداشت نہیں کر سکتا تو انہیں مکمل تباہی کے لئے تیار رہنا چاہیے۔"

(بحوالہ جنگ ۱۱ جولائی ۱۹۵۲ء)

پھر اخبار جنگ اپنی طرف سے لکھتا ہے کہ اگر پاکستان کے لوگوں نے "فرقہ بندی کے رجحان کو ختم نہ کیا تو انہیں بھی تباہی کے لئے تیار رہنا چاہیے اس لئے ہم خود پاکستان میں بھی یہی فتنہ ابھرتے دیکھ رہے ہیں۔ فرقہ بندی کے سانپ پاکستان میں بھی پھنکاریں مار رہے ہیں اور اگر جلدی ہی فتنوں کا منہ نہ کچلا گیا تو پاکستان کا مستقبل بھی تاریک ہے۔" اور تو اور جانے دو اپنی عقل کی گھڑیوں میں خود احراری اخبار آزاد بھی یہ لکھ گیا کہ "جب تک کوئی شخص اسلام کے دو بنیادی اصول یعنی توحید و رسالت پر نہایت سختی کے ساتھ قائم ہے اسے کوئی متشدد ملا بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں کر سکتا خواہ شریعت اور قرآن پاک کی تاویلات کے متعلق اس کے خیالات کتنے ہی غلط اور گمراہ کیوں نہ ہوں۔"

(آزاد ۲۳ مئی ۱۹۵۲ء)

مولانا محمد علی صاحب جوہر کہ درحقیقت وہ بھی ایک رنگ میں پاکستان کے بانیوں میں سے ہیں فرماتے ہیں:۔ "یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا احمدی جماعت مرتد ہے؟ اور اب وہ مسلمان نہیں رہی؟ ہمارے نزدیک احمدیوں کو مرتد اور کافر کہنا سخت ظلم اور ناانصافی ہے۔ جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔"

دہلی کا رسالہ "مولوی" احراریوں کی ان کارروائیوں کو دیکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ ہم ہندوستان کے مسلمانوں نے پاکستان بنانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کیں۔ اور آج ہم ان کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔

"ہمارے دل کتنے دردمند ہیں۔ ہم تم کو یہ نہیں بتا سکتے اور بتانا بھی نہیں چاہتے کہ ہم یہاں کتنے بے عزت ہیں۔ اس کا استفسار بھی تم سے مقصود نہیں کہ اس بے عزتی کے ذمہ دار تم ہو اور تم سے گلہ بھی نہیں کرتے کہ تم اس کے اہل نہیں۔ تم سے مدد بھی نہیں چاہتے کہ تمہارے پاس دھرا کیا ہے؟ تم نے متاعِ ایمان و اسلام کو ہی زنگ آلود بنا دیا تو پھر تمہارے پاس کیا رکھا ہے جو ہماری مدد کرو گے۔"

پھر لکھتا ہے۔ "ہم ذلتیں اور بے عزتیاں برداشت کر رہے ہیں۔ ہم غیر مسلم کی طاقت اور قوت کو دیکھ رہے ہیں مگر ہم نے یہ سب کچھ برداشت کیا۔ جو نہیں برداشت ہو سکتا وہ یہ ہے کہ ہمارے غیر مسلم بھائی ہمارے دل و دماغ میں یہ کہکر بھالے چبھوتے ہیں کہ یہ ہے تمہارا پاکستان؟ اسی کے لئے تم نے ہم سے لڑائی مول لی؟ تم تو کہتے تھے کہ اسلام بڑا رواداری مذہب ہے۔ اس میں انسانی خون اور آبرو کی بڑی عزت ہے۔ کیا یہی رواداری ہے؟۔ کیا غیر مسلم تو کجا تم مسلم کو بھی کھوٹے سے اختلافات کو نہیں بخش سکتے۔ تمہارے بھائیوں نے اپنی ہی قوم اور وطن کے بھائیوں کو ذرا سے بل بوتے پر کیا ناچ نچایا۔ ان کے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے جو انہوں نے تمہاری حکومت میں تمہاری اجازت لے کر کیا۔ تم نے ان کو رسوا کیا۔ ان کا جلسہ درہم برہم کیا۔ اس پر ہی بس نہیں ان کی دوکانوں کو آگ لگائی ان کی زندگیاں خطرے میں ڈال دیں یہ وہ مرزائی ہیں جن کا تمہارا دینی اختلاف ہے۔ جب ان کی زیست حرام کر سکتے ہو تو غیر مسلموں پر کیا آفت ڈھاؤ گے وہ تمہارا الزام اسلام پر لگاتے ہیں اور ان کو لگانا بھی چاہیے۔ کیونکہ انہوں نے قرآن پڑھا ہے۔ نہ اسلامی تعلیم کا مطالعہ کیا ہے۔ ہاں ان کو تمہارا وہ آج بھی یاد ہے کہ ہم با اختیار ہوئے تو ہماری حکومت کی تشکیل اسلامی ہو گی اور ان کا اب یہ سمجھنا کون غلط بتا سکتا ہے کہ جو کچھ تم کہتے ہو اور کرتے ہو اسلام نہیں ہے۔"

(رسالہ مولوی دہلی جولائی ۵۲ء)

اے دوستو ختم نبوت کے متعلق میرا اور آپ کا مذہب ایک ہی ہے۔ کیونکہ میں اسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں جس سے پاکستان کی اکثریت تعلق رکھتی ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو ہماری توجیہ سے اختلاف ہو تو اس کے خلاف وہ کارروائیاں کرنا جو اب احرار اسلام کر رہے ہیں اور جن کی تائید وہ ہم سے بھی چاہتے ہیں کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟ میں نہیں کہتا یہ درست ہے۔ لیکن مرزائی کہتے ہیں جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ وہی ہے جو حدیثوں کے مطابق حضرت عائشہؓ نے کہا ہے۔ وہی ہے جو ہمارے احناف کے لیڈر اور رہنما ملا علی قاری نے کہا ہے۔ وہی ہے جو دیوبند کے بانی مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے کہا ہے۔ وہی ہے جو ہندوستان کے حنفیوں کے بڑے بھاری رہنما مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی نے کہا ہے۔ وہی ہے جو کہ صوفیوں کے سردار حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن عربیؒ اور حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ نے فرمایا ہے۔ اگر یہ بات ٹھیک ہے اور وہ کتابوں کے حوالے اور صفحے پیش کرتے ہیں غلط کس طرح ہو سکتی ہیں۔ تو ہمارا یہ تو حق ہو سکتا ہے کہ ہم کہیں ہم ان باتوں کو نہیں مانتے یا ان حوالوں کو صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ لیکن ہم مرزائیوں کو اس سوال کا کیا جواب دے سکتے ہیں کہ ہم نے سو سال سے لے کر بارہ سو سال تک ان مختلف بزرگوں کو بزرگ قرار دیا اور باوجود ان باتوں کے انکی

طرف منسوب ہونے کے ان کو کافر قرار نہیں دیا۔ اور ان کو خارج از اسلام قرار نہیں دیا۔ اب انہی باتوں کی بنا پر مرزائی کس طرح کافر ہو سکتے ہیں۔ مذہب میں کسی کی غلطی اور چیز ہے۔ اور اس پر تشدد اور ظلم کرنا اور چیز ہے۔ یا ہمیں مرزائیوں کو بھی صرف غلطی پر سمجھنا چاہیئے۔ یا ہمیں ان دوسرے لوگوں کو بھی اگر ان کی کتابوں میں یہ حوالے ہیں۔ مجرم قرار دینا چاہیئے۔ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ کہ قائد اعظم نے اس قسم کے اختلاف کو بُرا بتایا ہے۔ اور خود احراریوں کے لیڈر مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے اس کی مدایت کی ہے۔ قائد ملت نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب کا عمل بھی ظاہر ہے۔ قائد اعظم نے ظفر اللہ خاں کو وزیر خارجہ بنایا۔ اگر مرزائی اقلیت میں سے تھے۔ اور اگر وہ پاکستان کے غدار ہیں۔ تو اس بات کو قائد اعظم زیادہ جان سکتے تھے۔ یا احراری علماء زیادہ جان سکتے ہیں؟ آخر ایک سال کے قریب انہوں نے ظفر اللہ خاں کو وزیر بنائے رکھا۔ اور ان کے کام پر خوشی کا اظہار کیا۔

پھر قائد ملت لیاقت علی خاں نے بھی ان کو وزیر برقرار رکھا۔ اور تین سال تک ان کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ بلکہ لیاقت علی خاں نے پچھلے انتخاب کے موقعہ پر دو مرزائیوں کو بھی لیگ کا ٹکٹ دیا۔ (باقی)

تربیتی کورس مجلس خدام الاحمدیہ

۱۴ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۱۹۵۰ء سے ایک تربیتی کورس کا اجراء کیا گیا ہے۔ یہ کلاس سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی کھولی جاتی ہے۔ جس کا عرصہ تربیت پندرہ دن ہوتا ہے۔ اس سال یہ کلاس سالانہ اجتماع سے معاً پہلے یعنی ۱۴ تا ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء ربوہ میں ہوگی۔

جیسا کہ گذشتہ سالوں میں بتایا جا چکا ہے۔ اس کلاس کا نصاب خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت تیار کیا گیا ہے۔ جس میں قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہی مسائل۔ احمدیت کے ضروری عقائد وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہر مجلس کو اپنا ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ مگر نمائندہ ایسا ہو۔ جو سمجھدار ہو۔ اور کم از کم مڈل پاس ہو۔ تاکہ وہ یہاں کی تعلیم کے نوٹس لیکر اپنے مقام پر دوسروں کو سمجھا اور پڑھا سکے۔ یہ اعلان ابتدائی اطلاع کے طور پر جاری کیا جا رہا ہے۔ مجالس ابھی سے اپنے نمائندہ کی تعیین کر لیں۔ اور ان کے ناموں سے اطلاع دیں۔ تفصیلی اعلان عنقریب کیا جائیگا۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"آزاد" اور "زمیندار" کے متضاد بیان

موجودہ شورش میں "آزاد" اور "زمیندار" بے شک بڑھ چڑھ کر احمدیت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ دونو کبھی کبھی ایک دوسرے سے مشورہ کئے بغیر اپنے ہتھیار استعمال کر لیتے ہیں۔ جو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت مسیح موعودؑ پر چلانا چاہتے ہیں۔ وہ ان کی ہی گردن پر جا کر پیوست ہو جاتا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال ایک ہی تاریخ کے دونوں اخباروں سے احباب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ "آزاد" ۶ راگست میں مولوی احمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"(۱) برادران اسلام۔ آپ خود اندازہ لگائیں۔ اگر خاتم الانبیاء کے یہی معنی ہوتے جو مرزا صاحب کی امت مراد لے رہی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جن لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ انہیں کیوں قتل کیا گیا۔ کیا حرج تھا وہ جھوٹے نبی رہتے۔

(۲) اس کے سوائے اسکی اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپؐ کے بعد نبوت کا نام بھی سننا گوارا نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اسود عنسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہی قتل کیا گیا تھا۔"

اب ذرا اسی تاریخ یعنی ۶ راگست کے زمیندار کا نظریہ بھی ملاحظہ فرما لیجیئے۔ وہ لکھتا ہے:۔

"شاید آپ کو یاد نہیں رہا۔ کہ مسیلمہ کذاب بھی آقائے دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضورؐ کے دوش بدوش ایک ہی ملک میں رہا کرتا تھا۔ لیکن کیا کسی مسلمان نے اس سے بدسلوکی کی؟ اگر نہیں تو حضورؐ کے کسی گنہگار امتی پر بھی یہ شبہ کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ عہد حاضر کے مسیلمہ کذاب (معاذ اللہ) کے کسی پیرو پر ہاتھ اٹھائیگا۔"

سچ ہے فی کل وادٍ یہیمون۔ (ابو البشارت عبد الغفور مبلغ سلسلہ)

اعلان دار القضاء

بمطالبہ ماسٹر غلام محمد صاحب ولد محمد علی صاحب اشرف از چوہدری فتح محمد صاحب سیال ۱۷/۸/۵۲ تاریخ سماعت مقرر کر کے فریقین کو بذریعہ رجسٹرڈ چٹھی اطلاع بھیجی گئی تھی۔ لیکن مدعی علیہ کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں ہو سکی۔ ان کے نام کی رجسٹری واپس آگئی ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مدعی علیہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اور تاریخ مقررہ ۱۷/۸/۵۲ پر پیروی کے لئے تشریف لائیں۔ بصورت عدم تشریف آوری زیر ہدایت ۶۲ یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ناظم دار القضاء)

ایک مخلص نوجوان کی وفات

میرا چھوٹا بھائی چوہدری شمشاد احمد ۵ اور ۶ اگست ۱۹۵۲ء کی درمیانی شب کو ایک طویل علالت کے بعد ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم آج سے سات سال قبل الیف اے میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ کہ اس میں مرض دق کی تشخیص کی گئی۔ چنانچہ مرحوم کو پڑھائی سے ہٹا لیا گیا۔ اور مختلف جگہوں پر زیر علاج رکھا گیا۔ لیکن ہوا آخر وہی جو مقدر تھا۔ مرحوم ایک مخلص نوجوان تھا۔ بیماری کے دوران میں بھی خدام الاحمدیہ اور دیگر جماعتی کاموں میں مصروف رہتا۔ اور عیادت کرنے والے غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ خانگی امور میں بھی مرحوم ایک بہترین مشیر تھا۔

والد بزرگوار حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد بستر علالت پر سے ہی تمام جائیداد کی نگرانی کا کام کرتا رہا۔ مرحوم اپنی بوڑھی والدہ کے لئے ایک سہارا تھا۔ احباب جماعت سے میں اپنے مرحوم بھائی کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ نیز پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے۔ کہ

ع بلانیوالا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خاکسار شبیر احمد

نائب وکیل المال

حال عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ بی اے۔ ایل ایل۔ بی۔ پی سی۔ ایس سینئر سول جج مقام لیہ

دعوے دیوانی نمبر ۳۰ سال ۱۹۵۲ء

مسماۃ تگاں زوجہ مہر اللہ بخش قوم جٹ سوہانج سکنہ موضع سوہانج تحصیل لیہ ۔ مدعی

بنام

محمد عادل خاں۔ محمد اسلم خاں۔ محمد سلیم خاں پسران محمد منصف خان وغیرہ مدعا علیہم

دعوے دخلیابی باستحقاق شفع اراضی

بنام ۔ محمد عادل خاں۔ محمد اسلم خاں۔ محمد سلیم خاں پسران محمد منصف خاں۔ مسماۃ امینہ الطیب بیگم زوجہ محمد منصف خان قوم راجپوت۔ سکنان لیہ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان محمد عادل خان وغیرہ مذکوران تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام محمد عادل خان وغیرہ مذکوران جاری کیا جاتا ہے کہ اگر محمد عادل خان وغیرہ مذکوران تاریخ ۲۸/۸/۵۲ کو مقام لیہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۹/۷/۵۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

مجلس احرار شروع سے ہی پاکستان کی مخالف رہی ہے

آج وہ مذہب کے نام پر عوام کے جذبات سے کھیل رہی ہے

ہفت روزہ آفتاب راولپنڈی کا مقالہ

"مجلس احرار نے پنجاب میں تحفظ ختم نبوت کی تحریک چلا کر جہاں سیاسی جمود توڑنے کی کوشش کی اور سیاسی ورکروں کو جیل کی قربانیاں دینے کے لئے پیش کر دیا۔ وہاں تحفظ ختم نبوت کی تحریک کو کامیاب بنانے میں بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے .... مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ آواز جس سیاسی پلیٹ فارم سے اٹھ رہی ہے وہ ایک ایسا عنصر ہے جس کا ماضی اس قدر داغدار ہے کہ آج اگر وہ تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ کو سامنے رکھ کر میدان میں نہ آئے تو ان کا ذرا ابھرنا تک نہ رہے اور نہ ہی عوام ان کے کسی نعرہ کی لبیک کہہ سکتے ہیں ......

وہ قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی جو فرقہ بازی اور باہمی کشمکش کا شکار بنتی رہے۔ مجلس احرار جو شروع سے مسئلہ پاکستان کے خلاف تھی پاکستان بنا تو اس نے غیر سے مل کر ہنسی اڑائی اور پاکستان جب اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا تب اس نے سنگین حربے استعمال کئے بالآخر اس نے سوچا کہ سیاسی رنگ میں تو عوام کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ چلو مذہب کے نام نام پر عوام کے جذبات سے کھیلا جائے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں عوام کے جذبات سے خوب کھیلا گیا یہ واقعہ آپ کے سامنے ہے۔

احرار کا یہ مطالبہ کہ ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کو وزارت سے ہٹایا جائے۔ نہ ہٹایا گیا اور نہ ظفر اللہ خاں ہٹے گا۔ اس لئے کہ ہر حکومت کو اپنے وقار کا سوال درپیش ہوتا ہے۔ اور اگر چند لوگ کہیں کہ فلاں فرقہ کو علیحدہ کیا جائے اور فلاں کو وزیر بنایا جائے تو ایسی صورت میں حکومت کا کام چلنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ بہرکیف کسی فرقہ کو اقلیت قرار دینا یا نہ دینا مرکزی کابینہ کا کام ہے اور وہ ایسی کوئی مثال قائم نہیں کرنا چاہتی جو ملک کی تباہی کا باعث بنے"

(ہفت روزہ راولپنڈی ۲۴ جولائی ۱۹۵۲ء)

روزنامہ "آفاق" کی ایک غلط بیانی

اخبار آفاق مورخہ ۵ اگست میں میرے احمدیت سے تائب ہونے کا اعلان شائع ہوا ہے جو سراسر غلط ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پہ قائم ہوں اور مرتے دم تک قائم رہوں گا انشاء اللہ

(خاکسار مہر الدین از شیخوپورہ)

عمان ۷ اگست۔ حجاز ریلوے کی عمان تان لائن کو ایک مرتبہ پھر حاجیوں کی آمد و رفت کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ تان سے زائرین بسوں کے ذریعہ عقابہ جائیں گے اور وہاں سے سمندر کے راستے جدہ پہنچیں گے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران میں یہ لائن تباہ ہو گئی تھی۔ (اسٹار)

بہرے اور گونگے بچوں کے

طرز تعلیم کی تربیت

لاہور ۷ اگست سنٹرل انسٹی ٹیوٹ فار دی ڈیف اینڈ ڈمب راج گڑھ لاہور کے پرنسپل صاحب نے اعلان کیا ہے کہ انڈر گریجوایٹ اور فرسٹ کلاس میٹرک مرد اور عورتیں جو بہرے اور گونگے بچوں کے طرز تعلیم کی تربیت لینا چاہتے ہیں اپنی درخواستیں ۸/۵/۵۲ تک ان کے نام بھیج دیں۔ امریکن خواتین پروفیسر ہیں۔ کورس ۱۰ ماہ کا ہے جو وسط ستمبر سے شروع ہوتا ہے۔ اس ٹریننگ کے لئے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ لڑکے اور لڑکیوں کے لئے بورڈنگ میں رہائش کا علیحدہ علیحدہ انتظام ہے۔ گنجائش بہت کم ہے۔ پراسپکٹس مع فارم داخلہ دس آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔

مصر برطانیہ میں سرد دوبارہ گفت و شنید

شروع نہیں ہو گی

لنڈن ۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ علی ماہر پاشا اور سٹیونسن کی گفتگو کے دوران میں اینگلو مصری مذاکرات کا ذکر نہیں آیا۔ ان اخباری اطلاعات کی یہاں کوئی تصدیق نہیں کی گئی کہ جلد ہی مصر کے ساتھ فوجی سطح پر بات چیت شروع ہو جائے گی جس کا نتیجہ دونوں ممالک کے نئے تعلقات کی صورت میں ظاہر ہو گا۔ سٹیونسن بار بار ماہر پاشا سے اس لئے مل رہے ہیں کہ مصر کے تازہ سیاسی حالات کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کریں۔ بظاہر خیال یہی ہے کہ اندرونی صورت حال کے بہتر ہونے تک بیرونی مسائل کو نہ چھیڑا جائے

(اسٹار)

ایران اور تیل کی صورت حال

نیویارک ۷ اگست۔ ایران کی وزارت تیل کے ڈائرکٹر جنرل ان دنوں امریکہ میں حقیقی حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تیل کی صورت حالات کے متعلق امریکہ کا پیمانہ صبر لبریز ہوتا جا رہا ہے (اسٹار)

لیڈری: بقیہ صفحہ ۲

مسٹر ہیڈل بے نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ :-

"اس حکومت کے خلاف جو قانون کا لحاظ نہ رکھتی ہو۔ عوام کے لئے سوائے طاقت کا استعمال کرنے کے اور کوئی راستہ نہیں ہے حالانکہ جنرل نجیب اخوان المسلمین کا رکن نہیں ہے۔ لیکن ان کے اور ان کے رفقاء کے اصول اور خیالات ہماری انجمن سے مشابہ ہیں"

ہم ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ مسٹر ہیڈل بے کے اس نظریئے اور مودودی صاحب کے نظریہ میں بال برابر بھی فرق نہیں ہے یہاں کچھ فقرے ہم مودودی صاحب کے رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" سے بطور نمونہ کے پیش کرتے ہیں۔

"تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور دینا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے ...... یہ دعوت جو لوگ قبول کر لیں ...... مساویانہ حیثیت سے اسلامی جماعت کے رکن بن جاتے ہیں ...... یہ پارٹی وجود میں آتے ہی اپنے مقصد وجود کی تحصیل کے لئے جہاد شروع کر دیتی ہے۔ اس کے عین وجود کا تقاضا یہی ہے کہ یہ غیر اسلامی نظام کی حکمرانی کو مٹانے کی کوشش کرے

یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین (Missionaries) اور مبشرین (Preachers) کی جماعت نہیں ہے۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے ...... اور اس کا کام یہ ہے۔ کہ دنیا سے ظلم۔ فتنہ فساد طغیان اور ناجائز انتفاع بزور مٹا دے ..... لہذا اس پارٹی کے لئے حکومت کے اقتدار پر قبضہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ ...... اگرچہ ابتداءً مسلم پارٹی کے ارکان کا فرض یہی ہے۔ کہ جہاں جہاں وہ رہتے ہوں وہاں کے نظام حکومت میں انقلاب پیدا کریں۔ لیکن ان کی آخری منزل مقصود عالمگیر انقلاب (World Revolution) کے سوا کچھ نہیں"

(رسالہ جہاد فی سبیل اللہ مصنفہ مودودی صاحب)

مودودی صاحب کے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ کے ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کا نظریہ بھی وہی ہے۔ جو اخوان المسلمین کے رہنما مسٹر ہیڈل نے اخوان المسلمین کا بیان کیا ہے پھر جس طرح آج مودودی صاحب انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ اسی طرح کسی وقت اخوان المسلمین بھی مصر میں کرتی رہی ہے۔ مگر شکستیں کھا کھا کر اب توبہ کر بیٹھی ہے۔ اور مخفی طریقے استعمال کرنے لگی ہے۔ بعینہ یہی حشر مودودی صاحب کا بھی ہوتا ہے۔ مودودی صاحب ابھی بظاہر انتخابی تجربہ کے دور سے گزر رہے ہیں۔ مگر عنوان بتاتے ہیں کہ اخوان المسلمین کے مخفی طریقے بھی اندر ہی اندر پرورش پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ایسے اقتدار پسندوں کی سازش سے محفوظ رکھے۔

پاکستان پر ٹڈی دل کے حملے سے لندن میں تشویش

لندن ۷ اگست: یہاں اس خبر پر کافی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ پاکستان میں ۲۰ ٹڈی دلوں نے حملہ کر دیا ہے۔ لیکن انسداد ٹڈی دل کے ریسرچ سنٹر کے صدر کو مکمل اعتماد ہے۔ کہ پاکستان کے دفاعی نوٹ فصلوں کو بہت زیادہ نقصان نہیں پہنچنے دیں گے انہوں نے سٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا پاکستان ایسے حملوں کی روک تھام کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ وہاں ٹڈی دلوں کے خلاف جو انتظام ہے انتظام نہایت مؤثر اور عمدہ ہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ میں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ حملہ عظیم ترین ہے۔ لیکن جب سے انسداد ٹڈی دل کا کنٹرول شروع ہوا ہے۔ اس کے بعد اتنا بڑا حملہ پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ اس کا سبب غالباً یہ ہے۔ کہ برسات کی وجہ سے ٹڈی دلوں کی افزائش کے لئے یہ وقت نہایت موزوں ہے۔